33683- بے گناہ کافر کو قتل کرنے میں دیت اور کفارہ واجب ہے

سوال

میں ایک اسلامی ملک میں ملازمت کررہا ہوں ، مجھ سے گاڑی کے حادثہ میں ایک کافر ملازم مارا گیا ، میں نے یہ کام عمدا نہیں کیا تو کیا مجھ پر کفارہ لازم آتا ہے کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں آپ کے ذمہ
کفارہ ہے ، اورکفارہ کے ساتھ دیت بھی اس کے ورثاء کو دینا ہوگی اس کی دلیل اللہ
سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ
کسی دوسرے مومن کو قتل کردے ، مگر غلطی سے ہوجائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مسلمان
کو بلاقصد مار ڈالے ، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو دیت
دینا ہوگی ، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کردیں ، اور اگر مقتول تمہاری
دشمن قوم کا ہو اور ہو بھی مومن و مسلمان تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی
ہے ، اور اگر مقتول اس قوم سے تعلق رکھتا ہو کہ تم اور ان میں کوئی معاہدہ ہو تو دیت
دینا لازم ہے ، جو اس کے کنبے والوں کی دی جائے گی ، اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا
بھی ضروری ہے ، پس جو نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا ہونگے ، اللہ
تعالی سے بخشوانے کے لیے اور اللہ تعالی بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے }. النساء
.(92)

جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ جو بے گناہ
کافر کو قتل کرے گا اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہے ۔

بے گناہ کافر کی تین اقسام ہیں :

1– ذمی کافر : یہ وہ کافر ہے جس کا
ہمارے اور اس کی قوم کے ذمہ کا معاہدہ ہو۔

2– معاہد : وہ کافر ہے کہ ہمارے
اور اس کی قوم کے مابین لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ ہو۔

3–مستامن : یعنی جسے امن دیا گیا ہو
، یہ وہ کافر ہے جو اسلامی ملک میں امان کے ساتھ آیا ہو، مثلا : جو اسلامی ملک میں
تجارت یا ملازمت اور اپنے کسی رشتہ دار وغیرہ کو ملنے کے لیے آیا ہو۔

لھذا جو کوئی بھی بے گناہ کافر کو قتل
کرے اس پر دو اشیاء لازم آتی ہیں :

اول : دیت۔

یہ دیت مقتول کے اہل خانہ کو ادا کی
جائے گی، یہ اس وقت ہے جب اس کے اہل خانہ محاربی (یعنی مسلمانوں کے خلاف لڑنے والے
نہ ہوں) نہ ہوں لیکن اگر وہ ہمارے خلاف لڑنے والے ہوں تو وہ دیت کے مستحق نہیں، اس
لیے کہ ان کے اموال اور خون کی کوئی حرمت نہیں رہتی۔

دیکھیں : تفسیر السعدی صفحہ نمبر (
277)۔

دوم : کفارہ کی ادائیگی، جمہور علماء
کرام کا قول یہی ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب
المغنی میں کہتے ہیں :

اور مضمون کافر کو قتل کرنے پر (کفارہ
) واجب آتا ہے، چاہے وہ کافر ذمی ہو یا امن دیا گیا ہو، اکثر اہل علم رحمھم اللہ
کا یہی قول ہے، اور حسن، امام مالک رحمہما اللہ کہتے ہیں : اس میں کوئی کفارہ نہیں
کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی کسی مومن شخص کو غلطی سے
قتل کر دے اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہے}.۔

تو اس کا مفھوم یہ ہے کہ جو مومن نہ ہو
اس کے قتل میں کفارہ نہیں۔

اورہماری دلیل ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

.{اوراگروہ (مقتول) ایسی قوم میں سے ہوجس کے اورتمہارے مابین معاھدہ ہوتواس کے اہل خانہ کودیت دینا ہوگی اورایک مومن غلام آزادکرنا ہوگا}.۔

اورذمی کافر کے لیے بھی معاھدہ ہے
اوریہ منطوق دلیل خطاب پر مقدم کیا جائے گا ، اوراس لیے بھی کہ آدمی کوظلما قتل کیا گيا ہے لھذا مسلمان کی طرح اس کے قتل سے بھی کفارہ واجب ہوگا ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (224/12)۔

اوریہی قول مفسرین کی ایک جماعت نے
بھی اختیار کیا ہے جن میں امام طبری امام قرطبی اورحافظ ابن کثیر رحمھم اللہ شامل ہیں دیکھیں : تسفیر الطبری (43/9) اورتفسیر قرطبی (325/5) تفسیر ابن کثیر (376/2)۔

ابن جریر الطبری رحمہ اللہ تعالی
اپنی مایہ ناز تفسیر الطبری میں کہتے ہیں :

اہل تفسیر ہمارے اوران کے مابین
معاھدہ والی قول سے تعلق رکھنے والے مقتول کی صفت میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا وہ مومن ہے یا کافر ؟

بعض اہل تفسیر کا کہنا ہے کہ وہ کافر
ہے ، لیکن اس کے قاتل کوپر دیت دینی لازم آتی ہے ، اس لیے کہ اس کے اوراس کی قوم کے مابین معاھدہ ہے لھذا اس کی قوم کواس معاھدہ کی بنا پرجوان کے اورمومنوں کے مابین ہے دیت دینا واجب ہوگی ، اوریہ کہ وہ مال ان کے اموال میں سے ہی ہے ، اورمومنوں کے لیے ان کے مال میں سے کچھ بھی ان کے رضامندی کے بغیر لینا حلال نہیں ۔ ۔ ۔

پھر امام طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

اس آیت کی تفسیر کے دو قولوں میں اولی
اور قول اس کا ہے جو یہ کہتا ہے کہ اس سے اہل عہد کا مقتول مراد لیا گیا ہے ، کیونکہ
اللہ تعالی نے اسے مبہم رکھتے ہوئے فرمایا ہے :

{اور اگر وہ ایسی قوم میں سے ہو جس کے
اور تمہارے مابین معاھدہ ہو} اور اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا : کہ وہ مومن ہو ،
جیسا کہ اہل حرب اور مومنوں کے مقتول میں کہا ہے ۔ ۔ ۔ لھذا اس میں ایمان کا وصف
جو پہلے دونوں مقتولوں کے بارہ میں وصف بیان ہوا ہے ترک کرنے میں اس کے صحیح ہونے کی
دلیل ہے جو ہم نے اس بارہ میں کہا ہے ۔

اور انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کا قول ہے :

(اور اگر وہ اس قوم سے ہو جس کے اور تمہارے
مابین معاھدہ ہو) ابن عباس کہتے ہیں جب کوئی کافر تمہارے ذمہ میں ہو اور اسے قتل
کر دیا جائے تو اس کے قاتل پر لازم ہے کہ وہ اس کے اہل خانہ کو دیت ادا کرے ، اور ایک
مومن غلام آزاد کرے ، یا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے ۔ اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ
نقل کیا گیا ہے ۔

دیکھیں : تفسیر الطبری (9/40–43
) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
نے بھی سورۃ النساء کی تفسیر میں یہی قول اختیار کیا ہے ۔ کیسٹ نمبر (27) دوسری
سائڈ ۔

واللہ اعلم

.